Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۰۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

روزنامہ الفضل ربوہ

یومیہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۵/۳۰ | ۸ رجب ۱۳۹۶ھ ۷ وفا ۱۳۵۵ھش ۷ جولائی ۱۹۷۶ء | نمبر ۱۵۴

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اصل بات یہ ہے کہ انسان کی پیدائش کی علّتِ غائی عبادت ہے

عبادت اس کو کہتے ہیں کہ انسان ہر قسم کی قساوت اور کجی کو دور کر کے دل کی زمین کو صاف و شفاف بنا دے

"اَلَّا تَعْبُدُوْا اِلَّا اللّٰہَ خدا تعالیٰ کے سوا ہرگز ہرگز کسی کی پرستش نہ کرو۔ اصل بات یہ ہے کہ انسان کی پیدائش کی علّتِ غائی یہی عبادت ہے۔ جیسے دوسری جگہ فرمایا ہے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ عبادت اصل میں اس کو کہتے ہیں کہ انسان ہر قسم کی قساوت، کجی کو دور کر کے دل کی زمین کو ایسا صاف بنا دے جیسے زمیندار زمین کو صاف کرتا ہے۔ عرب کہتے ہیں مورد معبّد۔ جیسے سُرمہ کو باریک کر کے آنکھوں میں ڈالنے کے قابل بنا لیتے ہیں۔ اسی طرح جب دل کی زمین میں کوئی کنکر، پتھر، ناہمواری نہ رہے اور ایسی صاف ہو کہ گویا رُوح ہی رُوح ہو اس کا نام عبادت ہے۔ چنانچہ اگر یہ درستی اور صفائی آئینہ کی کی جاوے تو اُس میں شکل نظر آجاتی ہے اور اگر زمین کی کی جاوے تو اُس میں انواع و اقسام کے پھل پیدا ہو جاتے ہیں پس انسان جو عبادت کیلئے پیدا کیا گیا ہے اگر دل صاف کرے اور اس میں کسی قسم کی کجی اور ناہمواری، کنکر، پتھر نہ رہنے دے تو اُس میں خدا نظر آئے گا۔

مَیں پھر کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی محبّت کے درخت اُس میں پیدا ہو کر نشوونما پائیں گے اور وہ اثمارِ شیریں و طیّب ان میں لگیں گے جو اُکُلُھَا دَآئِمٌ کے مصداق ہوں گے۔ یاد رکھو کہ یہ وہی مقام ہے جہاں صُوفیوں کے سلوک کا خاتمہ ہے۔ جب سالک یہاں پہنچتا ہے تو خدا ہی خدا کا جلوہ دیکھتا ہے۔ اس کا دل عرشِ الٰہی بنتا ہے اور اللہ تعالیٰ اُس پر نزول فرماتا ہے۔ سلوک کی تمام منزلیں یہاں آکر ختم ہو جاتی ہیں کہ انسان کی حالت تعبّد درست ہو جس میں رُوحانی باغ لگ جاتے ہیں اور آئینہ کی طرح خدا نظر آتا ہے۔ اسی مقام پر پہنچ کر انسان دُنیا میں جنّت کا نمونہ پاتا ہے اور یہاں ہی ھٰذَا الَّذِیْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ وَاُتُوْا بِہٖ مُتَشَابِھًا کہنے کا حظ اور لُطف اُٹھاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۶۴، صفحہ ۶۵)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۷ وفا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احباب التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور ہمیشہ اپنی خاص حفاظت و امان میں رکھے اور اپنی غیر معمولی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ربوہ ۷ وفا حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارہ میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ:۔

بے چینی بہت رہی اور ضعف بھی رہا

احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد والحاح کے ساتھ بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیّدہ ممدوحہ مدظلہا کو شفا عطا فرمائے اور آپ کے مُبارک اور قیمتی وجود کو تادیر سلامت رکھے۔ آمین

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

جماعتہائے احمدیہ کے متعلقہ عہدیداران سے درخواست ہے کہ وہ جب بھی "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" کی رقوم خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بھجوائیں تو اس کی تفصیل سے سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کو بھی ضرور اطلاع دے دیا کریں تاکہ معطی حضرات کے اسم وار کھاتے بھی مکمل رکھے جا سکیں۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

کامیابی

اللہ تعالیٰ کے فضل سے برادرم رضوان صادق ابن مکرم میاں محمد صادق صاحب ایم۔ اے ۱۲۳-D ماڈل ٹاؤن لاہور نے میٹرک کے امتحان میں ۷۰۷ نمبر لے کر اپنے سکول میں اوّل پوزیشن حاصل کی ہے۔ فالحمد للہ۔ یاد رہے کہ رضوان صادق میاں عرفان صادق صاحب کے چھوٹے بھائی ہیں جنہوں نے ایم۔ ایس سی فزکس کے امتحان میں صوبہ بھر میں تیسری پوزیشن حاصل کی تھی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی مبارک کرے اور آئندہ ترقیات کے لئے راہیں کھولے۔ آمین

سلمان صادق

۱۲۳-D ماڈل ٹاؤن لاہور

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۷ر وفا ۱۳۵۵ھش
۷ر جولائی ۱۹۷۶ء

کامیابی کی حقیقی راہ!

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دینِ حق یعنی اسلام کو ساری دُنیا میں غالب کرنے کی غرض سے مبعوث ہوئے ہیں۔ اِس عظیم مقصد میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے حضور علیہ السلام نے جس چیز پر سب سے زیادہ زور دیا ہے وہ یہ ہے کہ ہم اپنے اندر اللہ تعالیٰ کی ہستی اور اُس کی غیر محدود صفات اور قدرتوں پر زندہ ایمان پیدا کر کے محبتِ ذاتیہ الٰہیہ کے ذریعہ اُس کا قُرب حاصل کریں اور اپنے آپ کو اس کی تائید و نصرت کا مورد بنائیں کیونکہ اُس کی نصرت کے بغیر ہم اِس عظیم مقصد میں کامیاب ہو ہی نہیں سکتے۔ یہی وجہ ہے کہ حضور علیہ السلام نے اپنی کتب و ملفوظات میں جتنا زور محبتِ الٰہی اور تعلق باللہ پر دیا ہے اتنا کسی اور مسئلہ پر نہیں دیا۔ مثال کے طور پر آپ تعلق باللہ میں ترقی کرنے کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"کیا بدبخت وہ انسان ہے جس کو اب تک یہ پتہ نہیں کہ اس کا ایک خدا ہے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے، ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اُس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اُس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اِس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا، یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔ مَیں کیا کروں اور کس طرح اِس خوشخبری کو دِلوں میں بٹھا دوں، کس دف سے میں بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سُن لیں اور کس دوا سے مَیں علاج کروں تا سُننے کے لئے لوگوں کے کان کھلیں" (کشتیٔ نوح)

تعلق باللہ پر زور دینے کے ساتھ ساتھ حضورؑ نے جس چیز سے ہمیں خبردار فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ ہم غلبۂ اسلام کے ضمن میں اپنی کوششوں اور تدبیروں پر بھروسہ نہ کریں اور مغرب کی مادہ پرست اقوام کی تقلید میں اِس وہم میں کبھی مبتلا نہ ہوں کہ جو کچھ ہوگا اسباب سے کام لینے کے نتیجہ میں ہی ہوگا بلکہ ضروری ہے کہ ہم رعایت اسباب کے ساتھ ساتھ اِس یقین پر قائم ہوں کہ جو کچھ ہوگا خدا تعالیٰ کے منشاء اور اذن کے ماتحت ہوگا اور اس کی تائید و نصرت کے نتیجہ میں ہوگا۔ چنانچہ آپ مغرب کی دہریہ اور مادہ پرست اقوام کی تقلید سے بچنے کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"خدا ایک پیارا خزانہ ہے اُس کی قدر کرو کہ وہ تمہارے ہر ایک قدم میں تمہارا مددگار ہے۔ تم بغیر اُس کے کچھ بھی نہیں اور نہ تمہارے اسباب اور تدبیریں کچھ چیز ہیں۔ غیر قوموں کی تقلید نہ کرو کہ جو بکلّی اسباب پر گر گئی ہیں اور جیسے سانپ مٹی کھاتا ہے انہوں نے سفلی اسباب کی مٹی کھائی۔ . . . وہ خدا سے بہت دُور جا پڑے، انسانوں کی پرستش کی اور خنزیر کھایا اور شراب کو پانی کی طرح استعمال کیا اور حد سے زیادہ اسباب پر گرنے سے اور خدا سے قوت نہ مانگنے سے وہ مر گئے اور آسمانی رُوح ان میں سے ایسی نکل گئی جیسا کہ ایک گھونسلہ سے کبوتر پرواز کر جاتا ہے۔ ان کے اندر دُنیا پرستی کا جذام ہے جس نے ان کے تمام اندرونی اعضاء کاٹ دئے ہیں۔ پس تم اس جذام سے ڈرو۔ مَیں تمہیں حد اعتدال تک رعایت اسباب سے منع نہیں کرتا بلکہ اس سے منع کرتا ہوں کہ تم غیر قوموں کی طرح نرے اسباب کے بندے ہو جاؤ اور اُس خدا کو فراموش کر دو جو اسباب کو بھی وُہی مہیا کرتا ہے۔

اگر تمہیں آنکھ ہو تو تمہیں نظر آجائے کہ خدا ہی خدا ہے اور سب ہیچ ہے۔ تم نہ ہاتھ ہلا کر سکتے ہو اور نہ اکٹھا کر سکتے ہو مگر اُس کے اذن سے۔ . . . مَیں تمہیں دُنیا کے کسب اور حرفت سے نہیں روکتا مگر تم ان لوگوں کے پیرو مت بنو جنہوں نے سب کچھ دُنیا کو ہی سمجھ رکھا ہے۔ چاہیئے کہ تمہارے ہر ایک کام میں خواہ دنیا کا ہو خواہ دین کا خدا سے طاقت اور توفیق مانگنے کا سلسلہ جاری رہے لیکن نہ صرف خشک ہونٹوں سے بلکہ چاہیئے کہ تمہارا سچ مچ یہ عقیدہ ہو کہ ہر ایک برکت آسمان سے ہی اُترتی ہے۔" (کشتیٔ نوح)

حضور علیہ السلام نے تعلق باللہ کی اہمیت ہی ذہن نشین نہیں کرائی بلکہ تعلق باللہ میں ترقی کرنے کے طریق پر بھی روشنی ڈالی ہے اور اِس بارہ میں ہمیں بیش بہا نصائح سے نوازا ہے چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"تم راست باز اُس وقت بنو گے جبکہ تم ایسے ہو جاؤ کہ ہر ایک کام کے وقت ہر ایک مشکل کے وقت قبل اس کے جو تم کوئی تدبیر کرو اپنا دروازہ بند کرو اور خدا کے آستانہ پر گر رہو کہ ہمیں یہ مشکل درپیش ہے، اپنے فضل سے مشکل کشائی فرما۔ تب رُوح القدس تمہاری مدد کرے گی اور غیب سے کوئی راہ تمہارے لئے کھولی جائے گی۔ اپنی جانوں پر رحم کرو۔ اور جو لوگ خدا سے بکلّی علاقہ توڑ چکے ہیں اور ہمہ تن اسباب پر گر گئے ہیں یہاں تک کہ طاقت مانگنے کے لئے وہ مُنہ سے انشاء اللہ بھی نہیں نکالتے ان کے پیرو مت بن جاؤ۔ خدا تمہاری آنکھیں کھولے تا تمہیں معلوم ہو کہ تمہارا خدا تمہاری تمام تدابیر کا شہتیر ہے۔ اگر شہتیر گر جائے تو کیا کڑیاں اپنی چھت پر قائم رہ سکتی ہیں؟ نہیں، بلکہ یکدفعہ گریں گی اور احتمال ہے کہ ان سے کئی خون بھی ہو جائیں۔ اسی طرح تمہاری تدابیر بغیر خدا کی مدد کے قائم نہیں رہ سکتیں۔ اگر تم اُس سے مدد نہیں مانگو گے اور اُس سے طاقت مانگنا اپنا اصول نہیں ٹھہراؤ گے تو تمہیں کوئی کامیابی حاصل نہیں ہوگی۔" (کشتیٔ نوح)

نیز اسی ضمن میں حضور علیہ السلام نے بڑے ہی درد کے ساتھ ہمیں یہ نصیحت بھی فرمائی ہے کہ:۔

"خدا بڑی دولت ہے، اُس کے پانے کے لئے مصیبتوں کے لئے تیار ہو جاؤ۔ وہ بڑی مُراد ہے اُس کے حاصل کرنے کے لئے جانوں کو فدا کرو۔ عزیزو! خدا تعالیٰ کے حکموں کو بے قدری سے نہ دیکھو۔ وجود فلسفہ کی زہر تم پر اثر نہ کرے۔ ایک بچے کی طرح بن کر اُس کے حکموں کے نیچے چلو۔ نماز پڑھو، نماز پڑھو کہ وہ تمام سعادتوں کی کُنجی ہے۔ اور جب تو نماز کے لئے کھڑا ہو تو ایسا نہ کر کہ گویا تو ایک رسم ادا کر رہا ہے۔ بلکہ نماز سے پہلے جیسے ظاہری وضوء کرتے ہو ایسا ہی ایک باطنی وضوء بھی کرو اور اپنے اعضاء کو غیر اللہ کے خیال سے دھو ڈالو۔ تب ان دونوں وضوؤں کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ اور نماز میں بہت دُعا کرو اور رونا اور گڑگڑانا اپنی عادت کر لو تا تم پر رحم کیا جائے۔" (ازالہ اوہام)

الغرض ہمارے لئے کامیابی کی ایک ہی راہ ہے کہ ہم اپنی کوششوں اور راہِ خدا میں اپنی قربانیوں پر ہرگز بھروسہ نہ کریں بلکہ اپنے قادر و عزیز اور قدیر و مقتدر خدا کے ساتھ حقیقی اور زندہ تعلق استوار کرنے میں دن رات ایک کر دیں۔ ہر ایک حالت مراد یابی اور نامرادی میں ہمارا سر اُسی کے آستانہ پر جھکا رہے۔ اُس سے نصرت طلب کرنے اور توفیق مانگنے کا سلسلہ ہم میں ہمیشہ جاری رہے اور اُس کے حضور میں رونا اور گڑگڑانا ہماری عادت بنی رہے۔ یہی وہ طریق ہے جس سے خدا تعالیٰ کی معیت ہمیں حاصل ہوگی اور اُس کی تائید و نصرت ہر قدم پر ہمارے شاملِ حال رہے گی اور اپنی کمزوری اور بے بضاعتی کے باوجود ہم اسلام کو ساری دُنیا میں غالب کرنے میں کامیاب رہیں گے۔

اللہ تعالیٰ کے حضور دُعا ہے کہ وہ ہمیں اور ہماری نسلوں کو ہمیشہ ہی عبودیت کے مقام پر فائز رکھے اور سدا اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے اور ہمیں ہمارے مقصد میں محض اپنے فضل سے کامیاب فرمائے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گھانا (مغربی افریقہ) میں تبلیغ اسلام

شمالی گھانا ریجن کی کامیاب سالانہ کانفرنس۔ ملک کا وسیع تبلیغی دورہ

مالی قربانی کا عظیم مظاہرہ۔ دو مساجد کا سنگِ بنیاد

مکرم عبدالوہاب بن آدم صاحب مبلغ انچارج گھانا مشن

خاکسار کی تبلیغی مساعی بدستور جاری ہیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں خاکسار شمالی گھانا میں واقع مقام پر منعقد ہونے والی سالانہ کانفرنس میں شامل ہوا۔ خدا کے فضل سے کانفرنس بہت کامیاب رہی۔ شمالی گھانا کے علاوہ گھانا کے مختلف ریجنز (Regions) سے بھی احمدی نمائندے جلسہ میں شامل ہوئے۔ گھانا میں ہمارے چاروں ہسپتالوں کے ڈاکٹر صاحبان اور مجلس نصرت جہاں کے تحت سکولوں کے تقریباً سارے کے سارے اساتذہ نیز تین ریجنل مبلغین بھی کانفرنس کے لئے "وا" پہنچ گئے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے حاضری اندازاً پانچ ہزار تھی۔ ڈاکٹر حمید صاحب میڈیکل مشنری اسوکورے نے اپنے بعض غیر از جماعت دوستوں کو بھی جلسہ میں شمولیت کی دعوت دی۔ چنانچہ اسوکورے سے ان کے بعض دوست جن میں اسوکورے کے غیر احمدیوں کے امام اور نائب امام بھی شامل تھے تشریف لائے۔

کانفرنس جمعرات کو شروع ہوئی اور ہفتہ کو ختم ہوئی۔ خدا کے فضل سے خاکسار کو افتتاحی اور اختتامی تقریروں کے علاوہ نمازوں کے بعد درس دینے کا موقعہ ملا۔ ہماری جماعت کے علماء نے بھی اپنے اپنے وقت پر تقریریں کیں۔ جمعہ کے روز اسوکورے سے جو غیر احمدی احباب کانفرنس کے لئے تشریف لائے۔ انہوں نے ہمارے ساتھ ہماری مسجد میں جمعہ کی نماز پڑھی۔ ہفتہ کے روز بہت بارش ہوئی لیکن چونکہ افتتاحی تقریر میں خاکسار نے دوستوں کو رہوہ کے جلسہ کی بارش کا واقعہ سنایا ہوا تھا اس لئے دوست بارش کے باوجود جلسہ کی کارروائی سننے کے لئے برابر بیٹھے رہے۔ یہ نظارہ دیکھ کر غیر احمدی احباب بہت متاثر ہوئے۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک

جلسہ ہر لحاظ سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہا۔ مالی قربانی جو جلسہ میں کی گئی تھی وہ ۵۱،۷۵۰ ڈالر تھی جو پہلے سال کی قربانی سے تقریباً بارہ ہزار سیڈیز زیادہ ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

جلسہ شروع ہونے سے پہلے خاکسار بعض دوستوں کے ساتھ وا (Wa) کے پیراموئنٹ چیف کے پاس تبلیغ کرنے کے لئے گیا۔ ہمارے ہمراہ ڈاکٹر حمید صاحب بھی تھے جو وا میں اس لئے بہت مشہور ہیں کہ یہاں ان کے ذریعہ بہت ایسے مریض ہیں جو دو تین سو میل سفر کر کے ان کے پاس علاج کرانے جاتے ہیں۔

جلسہ کے بعد بھی پیراموئنٹ چیف کے محل کے سامنے نو بجے رات سے لے کر صبح کے چار بجے تک تبلیغی جلسہ کیا گیا جس میں ہمارے احمدی بھائی غیر از جماعت، مسلمان، عیسائی اور بت پرست بھی شامل ہوئے۔

ان تمام واقعات کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی قدرت کا اندازہ ہو جاتا ہے۔ کیونکہ وا وہ شہر تھا جس میں ایک زمانہ میں تبلیغ کرنا تو کجا، احمدیوں کے لئے شہر میں داخل ہونا بھی مشکل تھا۔ چنانچہ الحاج صالح "وا" کے شہری ہونے کے باوجود احمدیت کی خاطر شہر سے بار بار نکالے جاتے تھے۔ اسی طرح کچھ دیر کے بعد جب چند خوش قسمت شہریوں کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی تو وہ اتنے غریب تھے کہ سب مل کر بھی ایک پونڈ دو سیڈیز جماعت کے کام کے لئے اکٹھا نہیں کر سکتے تھے۔ اب جماعت بہت بڑی ہو گئی ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان کو مالی دولت بھی عطا کی ہے۔ ان کو اللہ تعالیٰ کی ان نعمتوں کا احساس ہے جس کی وجہ سے ان میں بہت اخلاص ہے وہ بڑی دلیری سے احمدیت کی تبلیغ کرتے ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

پیراموئنٹ چیف کے محل کے سامنے جو تبلیغی جلسہ کیا گیا اس میں خاکسار نے دو گھنٹے سے زیادہ تقریر کی جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد اور جماعت کے عالمگیر کاموں کا بھی ذکر کیا جو کہ اسلام کے غلبہ کے دن کو قریب تر کر رہے ہیں۔ جلسہ سالانہ سے فارغ ہونے کے بعد خاکسار کو دو شہروں میں مسجدوں کے سنگِ بنیاد رکھنے کا موقعہ ملا۔ یہ دونوں شہر شمالی گھانا میں ہیں اور وا (Wa) جماعت کے اندر ایک Circuit ہے اور دوسرا Hamile کہلاتا ہے۔ Hamile تو گھانا اور اپر وولٹا کے Border پر ہونے کی وجہ سے بہت اہم شہر سمجھا جاتا ہے۔ تقریب کے موقعہ پر دونوں ممالک کے افراد موجود تھے اور اس طرح اس تقریب پر گھانا کے شہریوں کو تبلیغ کے علاوہ گھانا کے باہر کے ایک ملک کے شہریوں کو بھی تبلیغ کرنے کا موقعہ ملا۔

"وا" جلسہ کے علاوہ خاکسار کو ہمارے وا سکول کے بعض مسائل حل کرنے کا بھی موقعہ ملا۔

اس کے بعد خاکسار "وا" سے ٹمالے روانہ ہوا جہاں پر گھانا کی جماعت Ahmadiyya Muslim Mission کا سکول قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اس کے لئے رقم بھی بھجوائی گئی ہے اور [illegible] وغیرہ دنیا کے مبارک ہیں۔ چنانچہ اس کام کے معائنہ کے لئے خاکسار ٹمالے چلا گیا۔ جہاں پر دوستوں سے مل کر سکول کے قیام کے سلسلہ مزید غور کیا گیا۔

TAMALE سے خاکسار احمدیہ سیکنڈری سکول سلاگا کے معائنہ کے لئے گیا۔

MAMPONG سے Salaga کی جماعت سے ملنے گیا۔ اس شہر میں مسجد بن رہی ہے۔ چنانچہ دوستوں سے مل کر مسجد کی تعمیر کے کام پر غور و فکر کیا۔ وہاں سے کاسی پہنچا جہاں پر جماعت کی ایگزیکٹو کی میٹنگ میں شامل ہوا۔ اس میٹنگ میں دیگر مسائل کے علاوہ جماعت کے بجٹ پر بحث کی گئی۔ کاسی میں تحریک جدید کا سب سے پہلا سیکنڈری سکول قائم ہے۔ سکول میں ایک تقریب منعقد کی گئی جس میں خاکسار کی موجودگی انتظامیہ کمیٹی کے چیئرمین کی حیثیت سے ضروری تھی۔

کاسی سے خاکسار اسوکورے گیا۔ جہاں اپنے ہسپتال کے معائنہ کے علاوہ خاکسار نے جمعہ کی نماز پڑھائی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارا اسوکورے کا ہسپتال بڑی کامیابی سے چل رہا ہے۔ لوگ دور دور علاقوں سے آئے ہوئے تھے بلکہ اکثر مریض ایسے تھے جو اپر وولٹا نائیجیریا اور گھانا کے ممالک سے آئے ہوئے تھے۔ سب دوستوں سے مل کر ان کی شفایابی کے لئے دعا بھی کی اور جماعت کا تعارف بھی کرایا۔

اس شہر میں ایک ایسے مریض کے ساتھ بھی ملاقات کرنے کا موقعہ ملا جو بڑی روانی سے بولتے تھے۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کئی عربی کتب پڑھی ہوئی تھیں اور احمدیت سے بہت متاثر تھے۔ ان کی خدمت میں مکتوب احمدیہ کتاب پڑھنے کے لئے دی کیونکہ وہی ایک ایسی عربی کتاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تھی جو انہوں نے ابھی نہیں پڑھی تھی۔ انہوں نے بتایا کہ انہوں نے مختلف قسم کے اسلامی فرقوں کی تعلیم کا مطالعہ کیا ہے لیکن جس فرقہ کی تعلیمات سے زیادہ متاثر ہوئے وہ جماعت احمدیہ ہے۔ اسلئے ان کا وعدہ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے ان کو صحت دی تو اپنے ملک (یعنی Liberia) والوں کو احمدیت پیغام پہنچانے کی سعی کریں گے انشاء اللہ۔ اب یہ دوست صحت مند ہو کر واپس اپنے ملک چلے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہاں کے لوگوں کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اسوکورے سے کوکوفو بھی گیا جہاں پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہسپتال کی زیر تعمیر منتقل عمارت کے بارے میں ڈاکٹر صاحب کے ساتھ گفتگو کی۔ سالٹ پانڈ کے راستہ میں قریبہ بھی آجاتا ہے یہاں پر ہمارا سکول ہے۔ اس سکول کا بھی معائنہ کرتے ہوئے سالٹ پانڈ پہنچا۔ واپس جاتے وقت خاکسار نے پیچی مان کی جماعت سے بھی ملاقات کی۔ اس شہر میں نہ صرف ہمارا ہسپتال پرائمری اور مڈل سکول قائم ہیں بلکہ ایک بہت بڑی مسجد بھی ہے اور مجنہ ال بھی تقریباً مکمل ہو گیا ہے پیچی مان کے معاندین کو مسجد تعمیر کرنے کا فن نہیں آتا اسلئے پیچی مان کی مسجد کی تعمیر کے سلسلہ میں بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا ہے گنبد چونکہ مستریوں کو بنانا نہیں آتا اسلئے چھت LEAK کر جاتی ہے۔ اسلئے ہمارے احباب رشاد میں ان کو حوصلہ دیا اور تسلی دی کہ تھوڑی سی محنت سے LEAKAGE بند ہو سکتا ہے۔

اس لمبے دورہ کے بعد جس میں خاکسار گھانا کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک گیا۔ جب سالٹ پانڈ پہنچا تو معلوم ہوا کہ مولانا نسیم سیفی صاحب [illegible] سے تشریف لا رہے ہیں۔ خاکسار نے فوری طور پر اکرا پہنچ کر ان کی رہائش اور استقبال وغیرہ کے لئے مناسب انتظامات کئے اللہ تعالیٰ کے فضل سے مولانا صاحب خیریت سے اکرا تشریف لائے۔ ہوائی اڈہ پر ان کا حسب دستور استقبال کیا گیا۔ مولانا صاحب کے پاس گھانا کے لئے صرف چھ دن تھے۔ چنانچہ اس وقت کے مطابق ایک ایسا پروگرام تیار کیا گیا۔ جس سے گھانا تشریف لانے کا مقصد وقت کی قلت کے باوجود پورا ہو۔ چنانچہ مولانا صاحب کے ہمراہ خاکسار GOTSIA SWEDRO SALTPOND SALTPOND ESIAM EKRAUFO ESSARLEYIR ASOKORE KUMASI KOKOFU TBMA گیا۔ مولانا نسیم سیفی صاحب نے ان تمام شہروں میں جماعت کے افراد سے خطاب فرمایا اور حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پہنچایا۔ جماعتوں کو سوال و جواب کے ذریعہ تبلیغی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور خلافت کے برکات اور اہمیت کی طرف بھی توجہ دلائی۔

ان تقریبوں کے علاوہ مولانا صاحب کو ہسپتالوں اور سیکنڈری سکولوں کے معائنہ کرنے کا بھی موقعہ ملا جس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ڈاکٹر صاحبان اور اساتذہ کے ساتھ گفتگو کر کے ان کی مشکلات کا حل سوچا۔

اس طرح TAA کی سرکٹ میٹنگ میں شمولیت حاصل کر کے دوستوں کو ایمان افروز خطاب سے نوازا۔ مولانا صاحب نے گھانا کے تمام مرکزی مبلغین کو بلا کر سب کو مقامی امیر صاحب کے ساتھ تعاون کرنے کی نصیحت فرمائی۔

مولانا نسیم سیفی صاحب کے دورہ کے آخر میں گھانا کی جماعت کی طرف سے ان کے اعزاز میں پارٹی دی گئی۔ گھانا سے روانہ ہونے سے پہلے مولانا صاحب بعض احمدی دوستوں کے گھروں میں بیماری پرسی کے لئے تشریف لے گئے ان میں الحاج ممتاز بیگ آرتھر اور الحاج طاہر آئی بھی شامل ہیں۔ الحاج ممتاز گھانا جماعت کے کئی سال تک پریذیڈنٹ رہے ہیں اور الحاج طاہر اکرا جماعت کے چیئرمین رہے ہیں مولانا صاحب کا وقت کی قلت کے باوجود ان دو مخلصین کے گھروں میں جا کر ملنا ان دونوں کے لئے بہت خوشی کا باعث ہوا۔ جزاہم اللہ خیرا۔

گھانا میں مختلف اخباروں میں جماعت کے مختلف کاموں اور تبلیغی مساعی کی خبریں شائع ہوئیں۔

گھانا جماعت کے تجارتی میلہ میں شمولیت پر حکومت گھانا نے خوشنودی کا سرٹیفکیٹ بھجوایا ہے۔ ایک طالبعلم عبدالغفار عنقریب جامعہ احمدیہ میں پڑھائی کرنے کے لئے گھانا سے مرکز بھجوایا جا رہا ہے۔

انصار اللہ کا بیسواں مرکزی سالانہ اجتماع

انصار اللہ کا بیسواں مرکزی سالانہ اجتماع انشاء اللہ ۲۹-۳۰-۳۱ اخاء/اکتوبر بروز جمعہ ہفتہ اور اتوار ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ تمام مجالس انصار اللہ کے اراکین کو چاہیئے کہ وہ اس بابرکت اجتماع میں شمولیت کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ جزاکم اللہ

قائد عمومی
مجلس انصار اللہ مرکزیہ

اذکروا موتٰکم بالخیر

محترمہ نذیر بیگم صاحبہ مرحومہ

میری اہلیہ محترمہ نذیر بیگم صاحبہ مرحومہ ۴ ۱۹۶۸ء کو ۷۰ برس کی عمر میں اللہ تعالیٰ کو پیاری ہو گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ خاکسار کی شادی مرحومہ سے جون ۱۹۳۴ء میں ہوئی اور مرحومہ ۵۰ برس سے زیادہ میری رفیقہ حیات رہیں۔ رمضان شریف میں مجھے اور لڑکے کو روزے رکھوائے ۴ بجے عبدالنظر تھی۔ نماز سے فارغ ہو کر جیسا کہ دستور ہے سویاں پکائیں اور علاوہ عزیزوں کے مسجد میں مکرمی مربی صاحب حافظ صاحب اور کچھ مہمان تھے ان کو بھجوائیں مجھے کہا کہ مکرمی مربی صاحب اور حافظ صاحب کے بچوں کو عید کی بھی دیں عید کی نماز کے بعد کھانا تیار کیا اور بارہ بجے تک مصروف رہیں کچھ کمزوری محسوس ہوئی تو لیٹ گئیں رات ۹½ بجے کہا کہ بے چینی ہے لڑکا دوائی دینے لگا کہ حالت غیر ہو گئی اور ہم سب کو روتا چھوڑ کر اچانک اللہ تعالیٰ کو پیاری ہو گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

چونکہ ۴½ سال قبل خصوصاً دیہات میں لڑکیوں کی تعلیم کا زیادہ رواج نہ تھا۔ مرحومہ کی سکول کی تعلیم نہ تھی گھر میں معمولی پڑھنا لکھنا دینی مسائل میں اچھی واقفیت تھی۔ نماز روزہ کی سختی سے پابند تھیں۔ جب صحت کمزور ہو گئی تو روزوں کا فدیہ باقاعدہ ادا کرتیں۔ بڑی مہمان نواز تھیں۔ خصوصاً مرکز سے کوئی عالم یا کارکن تشریف لاتے تو ان کی خدمت میں خوشی محسوس کرتیں سلسلہ کے کاموں میں بہت دلچسپی لیتی اور مجنہ کی سرگرم کارکن تھیں۔ سلسلہ کی مالی تحریکات میں نہ صرف خود حصہ لیتیں بلکہ تمام چندہ جات کی ادائیگی میں میرے ساتھ بہت تعاون کرتیں۔ بودوپ کی ایک مسجد پر مرحومہ کا نام کندہ ہے جو یادگار رہے گا۔ تحریک جدید کا چندہ میرا اور مرحومہ کا اکٹھا ہوتا تھا ایک دفعہ کہنے لگیں کہ تحریک جدید کا میرا چندہ الگ ہونا چاہیئے۔ میں نے کہا کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر سال میرا اور آپ کا اکٹھا ادا ہوتا ہے اور میں نے ان کی نسل کے لئے پہلے دس سال کی طبع شدہ کتاب دکھائی تو مطمئن ہو گئیں مرحومہ بڑی صائب الرائے اور سگھڑ خاتون تھیں غریبوں کی بڑی ہمدرد اور ان کے دکھ سکھ میں شریک ہوتیں۔ مرحومہ کی زندگی میں گھریلو ذمہ داریوں سے میں آزاد رہا۔ عمر بھر میری اور بچوں کی بہت خدمت کی ——— بسلسلہ ملازمت میرے ساتھ فیروزپور۔ لاہور۔ راولپنڈی کراچی۔ کوئٹہ۔ بمبئی رہیں اور اپنے اخلاق اور اخلاص کی وجہ سے جماعت کی مستورات میں ہر دلعزیز تھیں۔ بمبئی میں حضرت مولوی عبدالرحیم صاحب نیر سے میں نے ذکر کیا کہ ہم لوگ دیہاتی ہیں اور میری بیوی کی تعلیم بھی کوئی نہیں تو فرمانے لگے۔ کہ نہیں مجھے تو بتایا گیا ہے کہ تمام احمدی مستورات میں تمہاری بیوی بہت اچھے اخلاق کی مالک ہے مرحومہ مرنجاں مرنج تھی اور کسی سے ناراض نہ ہوتیں بلکہ میری اگر خاندان میں کسی سے ناراضگی بھی ہو جاتی تو مرحومہ کے ان سے تعلقات میں فرق نہ آتا۔ غرضیکہ مرحومہ ایک نہایت مخلص سادہ احمدی خاتون تھیں۔ سب بچوں کی شادیاں خدا تعالیٰ کے فضل سے ان کی ہمت سے باحسن طور انجام پائیں۔ مرحومہ کا جنازہ ۵ ۱۹۶۸ء کی صبح کوئٹہ سے ربوہ لایا گیا۔ ۳½ بجے حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز عصر کے بعد از راہ شفقت نماز جنازہ پڑھائی چونکہ مرحومہ موصیہ تھیں اسلئے بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئیں قبر تیار ہونے پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے دعا کرائی۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور مجھے اور مرحومہ کے بچوں کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

فیض الحق خان آف فیض اللہ چک
حال کوئٹہ

پتہ درکار ہے

مکرم منور علی صاحب فوٹو گرافر ولد مکرم بشیر علی صاحب وصیت ۲۱۱۸۶ سابق سکونت ڈیرہ اسماعیل خان کا موجودہ پتہ درکار ہے اگر کسی صاحب کو ان کے موجودہ پتہ کا علم ہو یا موصی صاحب خود پڑھیں تو فوراً اپنے ڈاک کے پتہ سے دفتر وصیت کو مطلع فرما دیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان برائے ایوارڈ مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

از یکم فروری تا ۳۱ر مارچ ۱۹۷۶ء

احباب کرام تمام عطیہ دہندگان کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس قربانی کو قبول فرمائے اور انہیں اپنی رحمتوں اور برکتوں سے نوازے۔ آمین

دس روپے سے کم عطیہ دینے والے احباب کے نام شائع نہیں کئے جا رہے۔ قارئین کرام ان عطیہ دہندگان کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

(ڈاکٹر مرزا منور احمد چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا	ربوہ	۲۰۰۰
" " مریم صدیقہ صاحبہ	"	۲۰۰۰
والدہ محترمہ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ	"	۲۵۰۰
حضرت مولوی محمد دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ	"	۱۰۰۰
مکرم خورشید علی خان صاحب	"	۱۰۰۰
" خورشید خان صاحب	"	۱۰۰۰
" ڈاکٹر لطیف احمد صاحب قریشی	"	۱۰۰۰
" ٹھیکیدار چوہدری محمد عبداللہ صاحب دارالرحمت شرقی	"	۵۰۰۰
" میجر عبدالقادر صاحب	"	۴۰۰۰
محترمہ بیگم صاحبہ " "	"	۳۰۰۰
از طرف والد مرحوم چوہدری غلام جیلانی صاحب		
مکرم چوہدری عبدالجبار۔ عبدالرزاق جعفر احمد صاحبان	"	۱۶۰۰۰
لجنہ اماء اللہ	دارالرحمت شرقی	۱۰۰۰۰
محترمہ سکینہ بی بی صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ	دارالرحمت وسطی	۵۰۰۰
" اہلیہ مرحومہ ملک منور احمد صاحب	"	۵۰۰۰
مکرم چوہدری سراجدین صاحب صراف	"	۳۰۰۰
محترمہ امۃ الرفیق طاہرہ صاحبہ بنت مولانا ابوالعطا صاحب	"	۱۰۰۰
مکرم شیخ عبدالمجید صاحب وارنٹ آفیسر دارالرحمت غربی	"	۱۰۰۰
" ملک عبدالرب صاحب	"	۲۰۰۰
" حکیم سید عبدالرحمٰن صاحب	"	۱۰۰۰
" ابوالطارق ماجد کریم احمد صاحب	دارالبرکات	۱۰۰۰۰
محترمہ صادقہ کریم صاحبہ	"	۲۵۰۰
" فیروزہ فائزہ صاحبہ	دارالصدر شرقی	۵۱۰۰
" مسز راجہ محمد نواز صاحب	دارالصدر غربی	۵۰۰۰
اہلیہ محترمہ ظفر صاحب	دارالصدر جنوبی	۱۰۰۰
احمد برادرز P.O.A	گولبازار	۱۰۰۰۰
" قریشی محمد شفیع صاحب الکیمسٹس	"	۲۰۰۰
" " محمد لطیف صاحب "	"	۱۰۰۰
محترمہ سلامت مجید صاحبہ بذریعہ عبدالمجید صاحب دفتر خزانہ	"	۲۵۰۰
مکرم مرزا محمد یوسف صاحب بیت الحفیظ	"	۲۰۰۰
" مولوی محمد اسماعیل صاحب اسلم	دارالیمن	۱۰۰۰
" خالد ابن طارق صاحب	"	۲۰۰۰
محترمہ فرخندہ صلاح الدین صاحب مرزا	لاہور	۱۰۰۰۰
مکرم شیخ قمر احمد ابن شیخ فضل احمد صاحب	"	۲۰۰۰
" محمود احمد صاحب چیمہ	"	۳۰۰۰
محترمہ بیگم صاحبہ عبداللطیف صاحب گوندل	سمن آباد	۵۰۰۰
" عزیزہ شکیل حسن صاحبہ بنت ڈاکٹر حسن احمد صاحب	"	۵۰۰۰
" ساجدہ جمیل صاحبہ بیگم میاں جمیل احمد صاحب	"	۵۰۰۰
" مسز منصورہ راشدہ صاحبہ	"	۱۰۰۰
" حلیمہ توقیر صاحبہ	"	۱۰۰۰
محترمہ زہت نسیم صاحبہ بنت حاجی نصیر الحق صاحب	سمن آباد لاہور	۶۰۰۰
مکرم شیخ مطلوب احمد صاحب	" "	۱۰۰۰
" میاں محمد حمید صاحب	" "	۱۰۰۰
" چوہدری منیر نواز صاحب	" "	۲۵۰۰
" امین احمد صاحب	فیروزپور روڈ "	۱۰۰۰
محترمہ رفیقہ چوہدری صاحبہ	گلبرگ "	۵۰۰۰
" بیگم صاحبہ قریشی محمود احمد صاحب	" "	۱۰۰۰
" " " فاروق چوہدری صاحب	" "	۵۰۰۰
" " " ڈاکٹر مشتاق احمد صاحب	" "	۱۰۰۰
مکرم غضنفر حمید صاحب چوہدری	" "	۲۰۰۰
" چوہدری محمد افضل صاحب	مزنگ "	۳۰۰۰
محترمہ بیگم صاحبہ عبدالوہاب خان صاحب	" "	۱۰۰۰
" مسز رشید صاحبہ	" "	۱۰۰۰
مکرم سید منصور احمد صاحب	" "	۳۰۰۰
" رفیق احمد صاحب ملک	ماڈل ٹاؤن "	۱۰۰۰
محترمہ والدہ صاحبہ آغا طارق احمد صاحب	" "	۱۰۰۰
مکرم میاں محمد داؤد صاحب	" "	۲۰۰۰
محترمہ بشریٰ طلعت صاحبہ	" "	۱۰۰۰
مکرم شیخ لطف الرحمان صاحب	" "	۱۰۰۰
" محمد اسلام صاحب	وحدت کالونی "	۱۰۰۰
" اخوند فیاض احمد صاحب	محمد نگر "	۴۰۰۰
" عرشی صاحب برائے والد صاحب	" "	۱۰۰۰
" شیخ ظفر محمود صاحب	مصری شاہ "	۱۰۰۰
اہلیہ صاحبہ " "	" "	۱۰۰۰
محترمہ امۃ السلام صاحبہ	" "	۱۰۰۰

(باقی)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے والد محترم ملک شیر محمد صاحب مجوکہ آف ملتان ریڑھ کی ہڈی کی تکلیف سے بیمار ہیں۔ علاج ہو رہا ہے لیکن وہ طبعاً حساس ہونے کی وجہ سے جلد پریشان ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے تیمارداروں کو بھی پریشانی ہوتی ہے۔ احباب جماعت سے دردِ دل سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحتِ کاملہ بخشے۔

(ڈاکٹر نصیرہ نزہت مجوکہ ویمن میڈیکل آفیسر حافظ آباد)

۲۔ محترمہ رشیدہ اسلم صاحبہ کے اکلوتے بیٹے عزیزم محمود احمد کے دل کا اپریشن امریکہ میں ہو رہا ہے۔

قارئین الفضل دعا فرمائیں کہ شافی و کافی آقا بچے کو کامل و عاجل شفا دیکر درازِ عمر عطا فرمائے۔ آمین

(انیسہ سعید خان۔ باب الابواب۔ ربوہ)

۳۔ مکرم بشارت احمد صاحب ابن چوہدری غلام دستگیر صاحب نائب امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع لائل پور بہت دنوں سے بوجہ یرقان سخت بیمار ہیں علاج بدستور جاری ہے لیکن تاحال کوئی خاص افاقہ نہیں ہوا۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے انہیں جلد از جلد کامل صحت عطا فرمائے اور حافظ و ناصر ہو۔ آمین

نیز خاکسار کے والد محترم میاں فضل کریم صاحب بھیروی بھی ایک لمبے عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب سے ان کی بھی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(حافظ محمد اکرم حفیظ ضلعوار کلرک۔ لائل پور)

۴۔ مکرم چوہدری رشید احمد صاحب ڈپٹی چیف انجنیئر سوئی گیس حیدرآباد کی صاحبزادی فائزہ اور لڑکا عطائے مجیب چند یوم سے بخار سے شدید بیمار ہیں۔ ٹمپریچر ۱۰۳، ۱۰۴ کے درمیان رہتا ہے جس سے سخت تشویش ہے۔ دونوں بچوں کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نیز خاکسار کی ہمشیرہ اہلیہ برادرم چوہدری عنایت اللہ صاحب مراقب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ دو تین ماہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے ہمشیرہ کی صحت کاملہ کیلئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

(محمد اشرف ناصر شاہد مربی سلسلہ احمدیہ حیدرآباد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مومن کشائش اور تنگی دونوں حالتوں میں انفاق فی سبیل اللہ سے کام لیتے ہیں

اسلام نے زکوٰۃ کے علاوہ طوعی صدقات دینے پر بھی خاص زور دیا ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورہ آل عمران کی آیت اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ فِی السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"زکوٰۃ کے علاوہ اسلام یہ بھی حکم دیتا ہے کہ سَرّاء اور ضَرّاء دونوں حالتوں میں انفاق فی سبیل اللہ سے کام لیا جائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ مومنوں کی صفات بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ فِی السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ (آل عمران ع ۱۴) مومن کشائش کی حالت میں بھی غرباء اور مساکین کی امداد کے لئے اپنے اموال خرچ کرتے ہیں اور تنگی کی حالت میں بھی خرچ کرتے ہیں۔ یہ الفاظ بتاتے ہیں کہ اس جگہ اُس خرچ کا ذکر ہے جو زکوٰۃ کے علاوہ ہے کیونکہ اس میں کہا گیا ہے کہ مومن تنگی کی حالت میں بھی خرچ کرتے ہیں حالانکہ تنگدست پر زکوٰۃ فرض نہیں۔ پس اس جگہ طوعی صدقہ مراد ہے زکوٰۃ مراد نہیں۔

اصل بات یہ ہے کہ دُنیا میں ہر انسان پر خواہ وہ کس قدر مالدار ہو بعض تنگی کی حالتیں آتی ہیں اور بعض کشائش کی حالتیں آتی ہیں۔ اسلام یہ تعلیم دیتا ہے کہ مومن کو چاہیئے کہ وہ اِن دونوں حالتوں میں خدا تعالیٰ کے راستہ میں اپنے اموال خرچ کرتا رہے۔ مگر ضرّاء کے یہ معنے نہیں کہ انسان کے پاس کچھ نہ ہو تب بھی وہ خرچ کرے بلکہ ضرّاء کے لفظ کا استعمال اس غرض کے لئے کیا گیا ہے کہ بڑے بڑے تاجروں پر بھی بعض دفعہ تنگی کے اوقات آجاتے ہیں۔ دس بیس لاکھ کا کارخانہ ہوتا ہے مگر کسی وجہ سے مال کا فروخت ہونا رُک جاتا ہے۔ اُس وقت لوگ کہتے ہیں ہم پر بڑی مصیبت آگئی ہے اب ہم کیا کریں۔ پہلی سی حالت ہماری نہیں رہی۔ ہم بڑی تنگی میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب ایسی حالتیں آئیں اس وقت بھی تمہارا فرض ہے کہ تم اپنا مال خرچ کرو۔ کیونکہ اگر یہ فرض بھی کر لیا جائے کہ دس لاکھ روپیہ کے مالک کارخانہ دار کا کام خراب ہو گیا ہے تب بھی چار پانچ لاکھ روپیہ اس کے گھر میں ضرور موجود ہوگا۔ پس اسے سمجھ لینا چاہیئے کہ اگر دین کے لئے وہ شخص قربانی کر رہا ہے جس کی آمد پانچ دس یا پندرہ بیس روپے ہے تو اس کے لئے دین کی خاطر قربانی کرنے میں کونسی مشکل درپیش ہے جبکہ اس کے قبضہ میں دیوالیہ ہونے کے باوجود چار پانچ لاکھ روپیہ کا مال ہے۔ پس اس آیت کے یہ معنے نہیں کہ مومن غربت اور امارت دونوں حالتوں میں خرچ کرتے ہیں بلکہ یہ مطلب بھی ہے کہ امیر پر بھی بعض دفعہ تنگی کی گھڑیاں آجاتی ہیں۔ پس ان تنگی کی گھڑیوں کے متعلق اسلام یہ حکم دیتا ہے کہ تم اس حالت میں بھی غرباء و مساکین پر اپنا روپیہ خرچ کیا کرو اور یہ نہ کہا کرو کہ ہم کس طرح خرچ کریں۔ ہماری آمدن بکری کم ہے۔ جب وہ شخص جس کے پاس تمہارے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں دین کی خاطر قربانی کرتا رہتا ہے تو تمہارے پاس تو پھر بھی لاکھ دو لاکھ یا چار لاکھ روپے موجود ہیں تمہارے لئے ہچکچاہٹ کی کوئی وجہ نہیں۔

اس بارہ میں اللہ تعالیٰ نے ایک اور مقام پر بھی توجہ دلائی ہے۔ فرماتا ہے وَفِیْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ (الذّٰریٰت) یعنی مومنوں کے اموال میں اُن کا بھی حق ہے جو سوال کرتے ہیں اور اُن کا بھی حق ہے جو سوال نہیں کرتے۔ سوال نہ کرنا کئی طرح سے ہوتا ہے۔ مثلاً ایک شخص گونگا ہوتا ہے اور وہ بول ہی نہیں سکتا یا جانور ہیں کہ جب وہ کسی مصیبت میں مبتلا ہوں تو دوسرے سے کوئی سوال نہیں کر سکتے۔۔۔۔۔ اس حکم کے ماتحت بے زبان جانوروں کی غذا کا خیال رکھنا، ان کی طاقت کے مطابق اُن سے کام لینا اور جن جانوروں سے کوئی کام نہ لیا جائے اُن کو بھی کھانا دینا۔ پرندوں وغیرہ کو دانہ ڈالنا۔ بے زبان جانوروں کی سردی، گرمی اور ان کے شہوانی جذبات اور ان کے بچوں کا خیال رکھنا بھی مومن کے فرائض میں شامل ہے۔"

(تفسیر کبیر سورۃ نور صفحہ ۳۴۱، صفحہ ۳۴۲)

ملک فضل الرحمٰن صاحب مرحوم گڑھی شاہو لاہور کی یاد میں!

(مکرم چوہدری نذر محمد نذیر صاحب، لوکو شیڈ سمہ سٹہ)

ملک فضل الرحمٰن صاحب مرحوم سے خاکسار کا تعلق ۱۹۴۸ء سے تھا۔ ملک صاحب مرحوم ٹیالہ کی ملک فیملی کے خان محمد افضل خان صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرزند تھے۔ اور مکرم ملک عبدالحمید صاحب عارف، مکرم ملک عبدالجلیل صاحب عشرت اور مکرم عبدالمجید صاحب سالک مرحوم کے چچازاد بھائی تھے۔ ملک صاحب مرحوم مورخہ ۲۷ر مئی بروز جمعرات بوقت ۱۰½ بجے اپنے مکان گڑھی شاہو میں ۷۳ سال کی عمر میں اپنے مولائے حقیقی کو جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم عرصہ دراز تک گڑھی شاہو کے سیکرٹری مال رہے۔ پابندِ صوم و صلوٰۃ۔ چندوں کی باقاعدہ ادائیگی، حسب طاقت کوشش کر کے فجر اور مغرب کی نماز باجماعت دارالذکر لاہور میں ادا کرتے۔ باوجود کمزور جسم اور دبلے پتلے ہونے کے ان کے اندر کاہلی اور سستی بالکل نہ تھی۔ مرحوم فجر کی نماز کے لئے بڑی باقاعدگی کے ساتھ گھر سے نکلتے اور ہمیشہ قبل از وقت مسجد میں جا موجود ہوتے۔ خاکسار کی رہائش چونکہ ۱۹۴۸ء سے ۱۹۵۸ء تک گڑھی شاہو میں تھی چنانچہ خاکسار کے ساتھ بڑے گہرے تعلقات اور مراسم تھے۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ مرحوم خاکسار کے خسر مولوی حیات محمد صاحب مرحوم سابق نقیب مسجد دلی دروازہ کے گہرے دوستوں میں سے تھے اور آپس میں بڑا پیار تھا۔ کچھ عرصہ قبل مرحوم کی اہلیہ محترمہ اللہ کو پیاری ہو گئیں۔ مرحوم اپنے مکان کی بیٹھک میں کریانہ کی ایک بہت بڑی دکان اپنے لڑکے مطیع الرحمٰن کے ساتھ کرتے تھے۔ مرحوم حسن اخلاق اور محلہ والوں کے ساتھ اچھے برتاؤ کی بہترین مثال تھے اس لئے علاقہ بھر کے لوگوں سے آپ کے بہت اچھے مراسم تھے۔ مرحوم کو اپنے والد مرحوم کے ہمراہ قادیان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہونے کا شرف حاصل ہوا لیکن مرحوم اتنے چھوٹے تھے کہ کوئی بات یاد نہ رکھ سکے۔

مرحوم کو ربوہ میں عام قبرستان میں سپردِ خاک کیا گیا۔ مرحوم نے ایک بھائی ملک عطاء الرحمٰن صاحب۔ تین فرزند ملک خلیل الرحمٰن، ملک مطیع الرحمٰن اور ملک حمید الرحمٰن اپنے پیچھے چھوڑے ہیں۔ اس کے علاوہ ۲۹ کے قریب پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں اپنے پیچھے چھوڑے ہیں۔ ملک خلیل الرحمٰن محکمہ خوراک میں آفس سپرنٹنڈنٹ ہیں۔ ملک مطیع الرحمٰن کریانہ کی دوکان کرتے ہیں۔ ملک حمید الرحمٰن آجکل لندن میں ملازمت کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ملک فضل الرحمٰن صاحب کو جنت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔

درخواست دُعا

میرا بڑا لڑکا عزیز نسیم احمد ایم۔ ایس سی انجینئرنگ مونٹریال کینیڈا میں مقیم ہے اور چھوٹا لڑکا عزیز سلیم احمد M.B.B.S (M.D) امریکہ میں ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں دونوں بچوں کی مزید دینی و دنیوی کامیابی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

(عبدالرؤف وائس پرنسپل پوسٹل ٹریننگ سنٹر لاہور جی۔ پی۔ او ولد میاں قادر بخش صاحب مرحوم آف ملتان)

ملتان کی جدید ترین ڈرائی کلیننگ

جینکو ڈرائی کلینرز (رجسٹرڈ)

چوک نواں شہر ملتان۔ فون ۷۳۸۸۳

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴